مطالعہ حدیث کورس

خاندانی معاملات

www.KitaboSunnat.com

18

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مطالعہ حدیث خط و کتابت کورس

خاندانی معاملات

یونٹ (۱۸)

شعبہ اسلامی خط و کتابت کورسز دعوۃ اکیڈمی'
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد
پوسٹ بکس نمبر 1485
فون: 54-9261751
فیکس: 261648, 250821
ای میل: dawah@isb.compol.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کورس .... مطالعہ حدیث

یونٹ نمبر 18

مؤلف .... مولانا حبیب الرحمان

ناشر .... دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، پاکستان

مطبع .... ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد

سن اشاعت .... 2000ء۔1421ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مندرجات (یونٹ ۱۸)

پیش لفظ	۵
تعارف یونٹ	۷
آیات قرآنی	۸
احادیث نبویؐ	۹
ماں کا مقام و مرتبہ	۹
خدمت والدین کا صلہ جنت ہے	۱۰
والدین کی نافرمانی حرام ہے	۱۱
موت کے بعد والدین کے کیا حقوق ہیں	۱۱
رضائی ماں کی تعظیم	۱۲
مشرک والدین کے ساتھ حسن سلوک	۱۲
والدین کے عزیزو اقارب اور دوستوں سے حسن سلوک	۱۴
اولاد اور اہل خانہ کی تربیت	۱۵
نماز کی عادت ڈالنا	۱۶
نیک اولاد......صدقہ جاریہ	۱۷
لڑکیوں کی تربیت کا صلہ	۱۸
بیٹی آگ سے نجات کا ذریعہ ہے	۱۹
اولاد میں انصاف	۱۲
اولاد پر خرچ کرنا	۲۲
بہترین صدقہ بے سہارا بیٹی کی کفالت	۲۳
یتیم کی کفالت	۲۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہترین اور بدترین گھر	۲۴
یتیم کی سرپرستی کے اخلاقی فوائد	۲۵
کمزور کے حقوق	۲۵
مال یتیم میں کفیل کا حق	۲۶
اصل صلہ رحمی	۲۷
برائی کے مقابلہ میں بھلائی	۲۸
اسلام میں صلہ رحمی کی اہمیت	۳۰
عزیز و اقارب پر صدقہ کرنے کا دوہرا اجر ہے	۳۲
مہمان نوازی ایمان کا تقاضہ ہے	۳۶
مہمان نوازی کی مدت	۳۷
مصادر و مراجع	۳۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

انیسویں اور بیسویں صدی میں غیر مسلم اور مسلم مستشرقین کے ذہن جن بنیادی مسائل کے حل میں مصروف رہے ان میں حدیث کی تاریخی اور تشریعی حیثیت بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ ان کی یہ دلچسپی ایک لحاظ سے ان کے پیش رو مستشرقین کی سرگرمیوں میں اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اب تحقیق کا موضوع سابقہ محققین کی طرح شخصیت اور ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی، غزوات اور سیاسی اصلاحات کے بارے میں سوالات اٹھانا اور شکوک و شبہات کو پیدا کرنا نہ رہا بلکہ اب خود حدیث، اس کی جمع و تدوین، اس کی ثقاہت اور تاریخی و تشریعی حیثیت کو بنیادی موضوع بنایا گیا چنانچہ Guillau me, Goldzeha اور sehacht نے دین اسلام کے دو بنیادی ماخذ میں سے ایک کو موضوع تحقیق بناتے ہوئے مغربی ذرائع علم اور اپنے زیر تربیت مسلم محققین کو بڑی حد تک یہ بات باور کرادی کہ حدیث کی حیثیت ایک غیر معتبر تاریخی بلکہ قیاسی بیان کی سی ہے، اس میں مختلف محرکات کے سبب تعریفی و توصیفی بیانات کو شامل کر لیا گیا ہے اور بہت سی گردش کرنے والی افواہوں کو جگہ دے دی گئی ہے۔ ان انتہا پسندانہ تصورات کے ساتھ ساتھ یہ اہتمام بھی کیا گیا ہے کہ بعض اصطلاحات حدیث (مثلاً صحیح، حسن، ضعیف) کا اس طرح ترجمہ کر کے پیش کیا گیا جس سے تاثر ہے کہ احادیث کے مجموعوں میں گویا ہر قسم کی سنی سنائی کہانیاں اور قصے شامل ہیں۔

ان تمام غلط فہمیوں اور بعض اوقات شعوری طور پر گمراہ کرنے کی ان کوششوں سے یہ نتیجہ نکالنا مقصود تھا کہ دینی علوم سے غیر متعارف ذہن اس نہج پر سوچنا شروع کر دیں کہ ایک مسلمان کے لیے زیادہ محفوظ یہی ہے کہ وہ قرآن کریم پر اکتفا کر لے اور حدیث کے معاملہ میں پڑ کر بلاوجہ اپنے آپ کو پریشان نہ کرے۔ اسی گمراہ کن طرز عمل کے نتیجہ میں بعض حضرات اپنے آپ کو اہل قرآن کہنے لگے۔

ہمارے خیال میں یہ دین اسلام کی بنیادوں کو نقصان پہنچانے کی ایک سوچی سمجھی حکمت عملی تھی۔ اس غلط فکر کی اصلاح الحمد للہ امت مسلمہ کے اہل علم نے بروقت کی اور اعلیٰ تحقیقی و علمی سطح پر ان شکوک و شبہات کا مدلل، تاریخی اور عقلی جواب فراہم کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوۃ اکیڈمی کی جانب سے مطالعہ حدیث کورس ایک ایسی طالب علمانہ کوشش ہے جس میں مستند اور تحقیقی مواد کو سادہ اور مختصر انداز سے ۲۴ دروس (Units) میں مرتب کیا گیا ہے اس میں جن موضوعات سے بحث کی گئی ہے ان میں :

حدیث نبوی گا مفہوم و معنی	مصطلحات حدیث کا تعارف
تاریخ تدوین حدیث	عقائد
ارکان اسلام	اخلاقی تعلیمات

وغیرہ شامل ہیں۔

ہماری کوشش ہے کہ ان دروس کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچ سکیں اور مستند اسلامی مآخذ کی مدد سے ان شکوک و شبہات کا ازالہ کریں جو بعض مستشرقین نے پھیلائے ہیں اور علوم حدیث یا حدیث کے بارے میں مثبت اور مصدقہ معلومات ان طالبان علم تک پہنچائیں جو باقاعدہ دینی مدارس و جامعات میں حدیث کے موضوع پر تعلیم و تحقیق کے لیے وقت نہیں نکال سکتے۔

ان دروس کو معروف و مستند عالم دین مولانا حبیب الرحمٰن ریسرچ فیلو' شریعہ اکیڈمی اسلام آباد نے تحریر کیا ہے۔ تمام دروس پر دعوۃ اکیڈمی کے محققین مولانا رضا احمد صاحب اور مولانا محمد احمد زبیری صاحب نے دیدہ ریزی کے ساتھ نظر ثانی کی ہے اور ان کی اردو ادارت کے فرائض دعوۃ کے ایڈیٹر جناب محمد شاہد رفیع نے انجام دیئے ہیں۔ ان دروس کی تیاری میں شعبہ تحقیق کے سربراہ ڈاکٹر محمد جنید ندوی صاحب کی شبانہ روز محنت یقیناً لائق تحسین ہے۔ ہمیں امید ہے کہ دعوت دین کی یہ کوشش بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوگی اور دین کی تعلیم کے فہم میں آسانی پیدا کرے گی۔

ان دروس میں جن موضوعات سے بحث کی گئی ہے ان پر متعلقہ حوالے بھی درج کر دیئے گئے ہیں تاکہ طالبان علم براہ راست ان مصادر کا مطالعہ بھی کر سکیں۔ ہر یونٹ کے ساتھ سوالات بھی درج ہیں جن کے جوابات کو جانچنے کے بعد دعوۃ اکیڈمی کورس مکمل کرنے والوں کو سرٹیفیکیٹ جاری کرے گی۔ اس سلسلہ میں آپ کے مشورے اور تنقید و تبصروں سے ہمیں ان اسباق کو مزید بہتر بنانے میں غیر معمولی امداد ملے گی اس لیے بلا تکلف اپنی رائے' تنقید و مشورے سے ہمیں مطلع کریں۔

پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد

(ڈائریکٹر جنرل)

دعوۃ اکیڈمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارف

یہ مطالعہ حدیث کورس کا اٹھارواں یونٹ ہے' اس یونٹ کا موضوع "خاندانی معاملات" ہے۔ اس میں والدین کے حقوق و فرائض' صلہ رحمی' رشتہ داروں کے حقوق اور مہمانوں کے حقوق ذکر کیے گئے ہیں۔

انسانوں میں سب سے زیادہ حق ماں باپ کا ہے۔ ماں کا حق باپ سے بھی زیادہ ہے یہاں تک کہ اگر ماں باپ مشرک ہوں تو پھر بھی ان سے اچھا برتاؤ کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ احادیث میں ماں باپ کی خدمت' ان کی امداد اور اطاعت کی بہت تاکید آئی ہے' ان کی خوشی کی خاطر اپنا آرام' اپنی پسند اور اپنی خواہش سب کچھ قربان کرنے کا حکم ہے۔ ہاں اگر ان کی رضا اللہ کی رضا سے ٹکرائے اور ان کا حکم اللہ تعالی کے حکم سے ٹکرائے تو اس صورت میں ان کی خوشی اور حکم کو چھوڑ دینا ہی نیکی ہے۔ جس طرح اولاد پر ماں باپ کے حقوق ہیں اسی طرح اولاد کے ماں باپ پر بھی حقوق ہیں' ان کی جسمانی ضروریات پورا کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی دینی واخلاقی تربیت کا بھی اہتمام ضروری ہے تاکہ وہ اللہ تعالی کی نافرمانی کے باعث دوزخ کا ایندھن نہ بنیں۔ پھر رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کی بھی سخت تاکید ہے اس کا دوسرا نام صلہ رحمی ہے۔

اس مادہ پرستی اور انحطاط کے دور میں اغیار کی نقالی کی وجہ سے ہماری یہ بنیادی اقدار اور خاندانی نظام بھی تباہ ہو رہا ہے' اور اس کا عبرت ناک انجام ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں' اگر ہم مزید تباہی سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں اسلام کی ان سنہری تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ہوگا۔

اس یونٹ کے مطالعہ سے آپ معاشرتی حقوق کے پہلو سے اسلامی تعلیمات سے آگاہی حاصل کریں گے۔ اور اپنے آپ کو ان حقوق کی ادائیگی کے لیے تیار کر سکیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیات قرآنی

۱ : وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ط (النساء ٤ : ١)

"اس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو' اور رشتہ و قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو"

۲ : وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ط اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُما فلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِىْ صَغِيْرًا"

(بنی اسرآءیل ۱۷ : ۲۳)

"تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ : تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو صرف اس کی۔ اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اگر تمہارے پاس ان میں سے کوئی ایک' یا دونوں بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں اف تک نہ کہو' نہ انہیں جھڑک کر جواب دو' بلکہ ان سے احترام کے ساتھ بات کرو' اور نرمی و رحم کے ساتھ ان کے سامنے جھک کر رہو' اور دعا کیا کرو کہ پروردگار' ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت و شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا۔"

وقال تعالیٰ: وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِىْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْلِىْ وَلِوَالِدَيْكَ ط (لقمن ۳۱ : ۱٤)

"اور یہ حقیقت ہے کہ ہم نے انسان کو اپنے والدین کا حق پہچاننے کی خود تاکید کی ہے' اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے اپنے پیٹ میں رکھا اور دو سال اس کا دودھ چھوٹنے میں لگے (اسی لیے ہم نے اس کو نصیحت کی کہ) میرا شکر کر اور اپنے والدین کا شکر بجا لا"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث نبوی

عن ابی عبد الرحمن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال: سألت النبیﷺ: ای العمل احب الی الله تعالیٰ؛ قال الصلوة علی وقتها، قلت: ثم ای: قال بر الوالدین" قلت: ثم ای: قال "الجهاد فی سبیل الله" (بخاری و مسلم: کتاب الایمان)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ عزیز ہے' فرمایا: بروقت نماز' میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ نیکی' میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد۔

مفہوم:

۱- قرآن و حدیث میں متعدد بار اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بعد والدین سے حسن سلوک اور ان کی خدمت کی تلقین کی گئی ہے۔

۲- بندوں کے حقوق میں سب سے مقدم والدین کا حق ہے۔

ماں کا مقام و مرتبہ

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رجل یا رسول اللهﷺ من احق بحسن صحابتی؟ قال أمك' قال ثم من؟ قال امك' قال ثم من؟ قال امك ' قال ثم من؟ قال ثم ابوك؟ وفی روایة قال امك ثم امك ثم امك ثم ابوك ثم ادناك ثم ادناك (مسلم: کتاب البر والصلۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں' اس نے عرض کیا' پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا! تیری ماں' اس نے عرض کیا: پھر کون؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا! تیری ماں‘ اس نے کہا پھر کون ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا : پھر تیرا باپ‘ ایک اور روایت کے مطابق آپ ﷺ نے دوبار ماں کا اور تیسری بار باپ کا ذکر فرمایا اور کہا پھر درجہ بدرجہ جو تیرے قریبی لوگ ہوں۔“

مفہوم :

۱۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں کا درجہ باپ سے زیادہ ہے۔ یہی بات قرآن مجید سے بھی معلوم ہوتی ہے۔

۲۔ سورۂ لقمان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”ہم نے انسان کو والدین کی شکر گذاری کا تاکیدی حکم دیا‘ اور اس کے فورا بعد یہ فرمایا کہ ”اس کی ماں نے اس کو تکلیف پر تکلیف جھیل کر نو مہینے تک اپنے شکم میں اٹھایا‘ پھر دو سال تک اپنے خون سے اس کو پالا۔“ اسی وجہ سے علماء نے لکھا ہے کہ جہاں تک ادب و تعظیم کا سوال ہے باپ زیادہ مستحق ہے اور خدمت کے لحاظ سے ماں کا درجہ بڑھا ہوا ہے۔

خدمتِ والدین کا صلہ جنت ہے

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ‘ رغم انفہ رغم انفہ رغم انفہ‘ قیل من یا رسول اللہ ﷺ؟ قال من ادرک والدیہ عند الکبر احد ھما او کلا ھما ثم لم یدخل الجنۃ (مسلم : کتاب البر والصلۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ : اس کی ناک خاک آلود ہو (یعنی ذلیل ہو)‘ یہ بات آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمائی‘ لوگوں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ! کون ذلیل ہو ؟ (یعنی یہ جملہ کن لوگوں کے حق میں آپ ﷺ فرمارہے ہیں ؟) آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پایا‘ ان دونوں میں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک کو یا دونوں کو' پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہو۔"

والدین کی نافرمانی حرام ہے

عن المغیرة عن النبیﷺ ان الله حرم علیکم عقوق الامهات' ووأد البنات' ومنع وهات' وکره لکم قیل وقال' وکثرة السوال واضاعة المال

(صحیح بخاری: کتاب الادب)

مغیرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر ماں باپ کے ساتھ بدسلوکی کرنے' لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے' اور حرص و بخل کرنے کو حرام کیا ہے۔ تمہارے لیے اس نے بے کار قسم کی گفتگو، زیادہ سوال کرنے اور مال کو برباد کرنے کو ناپسند کیا ہے۔"

مفہوم:

۱۔ زیادہ سوال کرنے سے مراد خواہ مخواہ کی کرید کرنا ہے۔

۲۔ اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ آدمی جو بات نہیں جانتا اس کے بارے میں نہ پوچھے' بلکہ مراد یہ ہے کہ اس طرح کی کرید نہ کرے جس طرح کی کرید بنی اسرائیل نے گائے ذبح کرنے کے معاملہ میں کی تھی' اور آج بھی اس طرح کی کرید بالعموم وہ لوگ کرتے ہیں جو دین پر عمل کرنا نہیں چاہتے۔

موت کے بعد والدین کے حقوق کیا ہیں؟

عن ابی اسید الساعدی قال' بینا نحن عند رسول اللهﷺ اذجاءه رجل من بنی سلمة فقال ' یا رسول الله هل بقی من ابوی شیء ابرهما به بعد موتهما؟ قال نعم الصلوة علیهما والاستغفار لهما' وانفاذ عهد هما من بعد هما' وصلة الرحم التی لا توصل الا بهما' واکرام صدیقهما

(ابوداؤد: کتاب الادب)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ :"ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ بنو سلمہ کا ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا : اے اللہ کے نبی ﷺ! ماں باپ کے وفات پا جانے کے بعد بھی ان کا کوئی حق باقی رہتا ہے جسے میں ادا کروں"؟ آپ ﷺ نے فرمایا : ہاں! ان کے لیے دعاءِ استغفار کرو' اور جو (جائز) وصیت وہ کر گئے ہیں اسے پورا کرو' اور والدین سے جن لوگوں کی رشتہ داری کا تعلق ہے ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو' باپ کے دوستوں اور ماں کی سہیلیوں کی عزت اور خاطر داری کرو۔"

رضاعی ماں کی تعظیم

عن ابی الطفیل قال' رایت النبیﷺ یقسم لحما بالجعرانة اذا أقبلت أمرأة حتی دنت الی النبیﷺ فبسط لها رداء ہ فجلست علیه ' فقلت من هی' قالوا هی امه التی أرضعته (ابو داؤد : کتاب الادب)

ابو الطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :"میں نے نبی ﷺ کو مقام جعرانہ میں دیکھا کہ آپ گوشت تقسیم فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک عورت آئی اور نبی ﷺ کے قریب گئی' تو آپ ﷺ نے اپنی چادر بچھا دی جس پر وہ بیٹھ گئی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے ؟ لوگوں نے مجھے بتایا کہ یہ آپ ﷺ کی ماں ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا ہے۔"

مشرک والدین کے ساتھ حسن سلوک

عن اسماء بنت ابی بکر قالت' قدمت علی امی وهی مشرکة فی عهد قریش' قالت یا رسول اللهﷺ ان امی قدمت علی وهی راغبة افأصلها؟ قال نعم صلیها

(مسلم : کتاب البر والصلۃ)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ :"اس زمانہ میں جب کہ قریش اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہوئی تھی (صلح حدیبیہ) میری (رضاعی) ماں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے پاس آئی۔ وہ ابھی اسلام نہیں لائی تھی بلکہ شرک کی حالت پر تھی' میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا کہ میری ماں میرے پاس آئی ہے اور وہ چاہتی ہے کہ میں اسے کچھ دوں' تو کیا میں اسے دے سکتی ہوں"؟ آپ ﷺ نے فرمایا! "ہاں تم اس کے ساتھ مہربانی کا سلوک کرو"۔

عن عبدالله بن عمر و بن العاص رضی الله عنه قال : اقبل رجل الی نبی ﷺ فقال: ابایعك علی الهجرة والجهاد ابتغی الاجر من الله تعالی فقال: فهل لك من والديك احد حی؟ قال نعم بل كلا هما قال: فتبتغی الاجر من الله تعالی؟" قال: نعم قال: فارجع الی والديك فاحسن صحبتهما (مسلم: كتاب البر)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کرنے لگا: "میں آپ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اجر کا طالب ہوں"۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟" کہنے لگا ہاں! دونوں ہی زندہ ہیں آپ نے ارشاد فرمایا: "تو اللہ تعالیٰ سے اجر کا متلاشی ہے؟" کہنے لگا ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا: والدین کی طرف لوٹ جا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کر۔"

مفہوم:

۱۔ اس حدیث سے والدین کی اطاعت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے کیجئے کہ ایک شخص میلوں دور سے آتا ہے اور چاہتا ہے کہ نبی ﷺ کی معیت میں دین کی سربلندی کے لیے جہاد میں شریک ہو لیکن نبی ﷺ اس کو لوٹا دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جا کر والدین کی خدمت کرو۔ تمہارا جہاد یہی ہے۔

۲۔ ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اکرم ﷺ سے اس شخص نے جہاد کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا: ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی خدمت کرو یہی جہاد ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین کے عزیزواقارب اور دوستوں سے حسن سلوک

عن ابن عمر رضی الله عنه ان النبیﷺ قال : ان ابر البر أن يصل الرجل ود ابيه " عن عبدالله بن دينار عن عبدالله بن عمر رضی الله عنهما ان رجلا من الاعراب لقيه بطريق مكة فسلم عليه عبدالله بن عمر وحمله على حمار كان يركبه واعطاه عمامة كانت على راسه قال ابن دينار فقلنا له: اصلحك الله انهم الاعراب وهم يرضون باليسير فقال عبدالله بن عمر: ان اباهذا كان ودا لعمر بن الخطاب رضی الله عنه وانی سمعت رسول اللهﷺ يقول : "ان ابر البر صلة الرجل اهل ودابيه" وفی رواية عن ابن دينار عن ابن عمر رضی الله عنه انه كان اذا خرج الى مكة كان له حمار يروح عليه اذامل ركوب الراحلة وعمامة يشدبها راسه فبينا هو يوما على ذالك الحمار اذا مربه اعرابى فقال: الست فلان بن فلان بن فلان؟ قال: بلى فاعطاه العمامة وقال: اشدد بهاراسك فقال له بعض اصحابه: غفر الله لك اعطيت هذا الاعرابى حمارا كنت تروح عليه وعما مة كنت تشدبها راسك؟ فقال : انی سمعت رسول اللهﷺ يقول : ان من ابر البران يصل الرجل اهل ودابيه بعد ان يولی وان اباه كان صديقا لعمر رضی الله عنه روى هذه الروايات كلها مسلم . (مسلم : کتاب البر والصلۃ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ نیکیوں میں بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔ اور حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک دیہاتی آدمی حضرت ابن عمرؓ کو ملا، حضرت ابن عمرؓ نے اسے سلام کیا اور اسے اس گدھے پر سوار کیا جس پر وہ خود سوار تھے اور اسے عمامہ بھی عطا فرمایا جو آپ کے سر پر تھا۔ ابن دینار فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ سے عرض کیا اللہ آپ کا بھلا کرے یہ تو دیہاتی لوگ ہیں یہ تو تھوڑی سی چیز سے بھی خوش ہو جاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں (اور آپ نے اسے اس قدر عطا فرمایا)۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرمانے لگے کہ در حقیقت اس آدمی کا باپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دوست تھا اور میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بڑی نیکی آدمی کا اپنے باپ کے تعلق والوں سے اچھا سلوک کرنا ہے، اور ایک روایت میں ابن دینار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان کے پاس ایک گدھا تھا جب مکہ جاتے اور اونٹ کی سواری سے اکتا جاتے تو آرام لینے کے لیے اس گدھے پر سوار ہو جاتے تھے۔ اور ایک عمامہ تھا جو سر پر باندھ لیتے۔ ایک دن اس گدھے پر سوار تھے۔ آپ کے پاس سے ایک دیہاتی گزرا' آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تو فلاں کا لڑکا فلاں نہیں ہے؟ کہنے لگا کیوں نہیں (وہی ہوں)۔ تو آپ نے اسے گدھا عطا فرمایا اور کہا کہ اس پر سوار ہو جاؤ، اور اسے دستار عطا فرمائی اور فرمایا کہ اس سے اپنے سر کو باندھ لے۔ آپ سے آپ کے بعض ساتھیوں نے عرض کیا کہ اللہ آپ کی مغفرت فرمائے آپ نے اس دیہاتی کو وہ گدھا بھی دے دیا۔ جس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یقیناً بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی باپ کی وفات کے بعد اس کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے اور بے شک اس کا باپ (میرے والد) عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔"

اولاد اور اہل خانہ کی تربیت

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ "اے لوگو جو ایمان لائے ہو' بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے" (تحریم ٦٦ : ٦)

عن سعید ابن العاص رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال مانحل والد ولده من نحل افضل من ادب حسن (ترمذی: کتاب البر)

حضرت سعید ابن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دیتا ہے اس میں سے سب سے بہتر عطیہ اس کی اچھی تعلیم و تربیت ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم :

۱۔ اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیجئے کہ اس نے اپنے ایک بندے کی پرورش کی توفیق بخشی ہے اور یہ موقع فراہم فرمایا کہ اپنے پیچھے دین و دنیا کا جانشین چھوڑ جائیں۔

۲۔ اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک اسی صورت میں بن سکتی ہے جب اس کی صحیح اسلامی تربیت ہو اور صالح اولاد ہو۔

۳۔ درحقیقت اولاد ہی والدین کے بعد تہذیبی روایات، دینی تعلیمات اور پیغام توحید کو زندہ رکھنے کا ذریعہ ہے۔ اور مومن نیک اولاد کی آرزو اس لیے کرتا ہے وہ اس کے بعد اس پیغام کو زندہ رکھ سکے۔

نماز کی عادت ڈالنا

عن ابی هریرة ؓ قال قال رسول اللهﷺ مروا اولادکم بالصلوة وهم ابناء سبع سنین' واضربوهم علیها وهم ابناء عشر' وفرقوا بینهم فی المضاجع

(ابو داؤد: کتاب الصلوة)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب کہ وہ سات سال کے ہو جائیں' اور نماز کے لیے ان کو مارو جب وہ دس سال کی عمر کے ہو جائیں۔ اور اس عمر کو پہنچنے کے بعد ان کے بستر الگ کر دو۔"

مفہوم :

۱۔ اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ بچے جب سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کا طریقہ سکھانا اور نماز پڑھنے کی تلقین کرنی چاہیے اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں اور نماز نہ پڑھیں تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں مارا بھی جا سکتا ہے۔

۲۔ ان پر واضح کر دینا چاہیے کہ تمہارا نماز نہ پڑھنا ہماری ناراضی کا باعث ہو گا۔ نیز اس عمر کو پہنچنے کے بعد بچوں کا بستر الگ کر دینا چاہیے۔ کئی بچے ایک ساتھ ایک چارپائی پر نہ لیٹیں۔

نیک اولاد۔۔۔۔۔صدقہ جاریہ

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ ' قال اذامات الانسان انقطع عملہ الا من ثلاث' صدقۃ جاریۃ' اوعلم ینتفع بہ' اوولد صالح یدعولہ

(مسلم : کتاب البر والصلۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے مگر تین قسم کے اعمال ایسے ہیں کہ ان کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے' ایک یہ کہ وہ صدقہ جاریہ کر جائے' یا ایسا علم چھوڑ جائے جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں، تیسرا نیک لڑکا جو اس کے لیے دعا کرتا رہے۔"

مفہوم :

۱۔ صدقہ جاریہ سے مراد وہ صدقہ ہے جس کا فیض عرصہ تک باقی رہے مثلاً نہر کھدوادے یا کنواں کھدوادے یا راستہ پر درخت لگوادے یا کسی دینی درسگاہ میں کتابیں وقف کر جائے وغیرہ۔ تو جب تک اس کے اس کام سے لوگ فائدہ اٹھائیں گے اسے ثواب ملتا رہے گا۔

۲۔ اسی طرح وہ کسی کو تعلیم دے یا دینی کتابیں لکھ جائے تو اس کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔

۳۔ تیسرا عمل جس کا ثواب اسے ملتا رہے گا وہ اس کا اپنا بیٹا ہے جس کو اس نے شروع ہی سے عمدہ تربیت دی ہے اور اس کی کوشش کے نتیجہ میں وہ متقی اور پرہیزگار بنا ہے' تو جب تک یہ لڑکا دنیا میں زندہ رہے گا، اس کی نیکیوں کا ثواب اس کے باپ کو ملتا رہے گا۔ مزید یہ کہ وہ چونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیک ہے' اسے لیے اپنے باپ کے حق میں دعائیں کرے گا۔

لڑکیوں کی تربیت کا صلہ

عن ابن عباس قال' قال رسول اللهﷺ' من آوی یتیما الی طعامه وشرابه اوجب الله له الجنة البتة الا ان یعمل ذنبا لا یغفر' ومن عال ثلاث بنات اومثلهن من الاخوات فادبهن ورحمهن حتی یعنیهن الله اوجب الله له الجنة' فقال رجل یا رسول اللهﷺ اواثنتین؟ قال اواثنتین حتی لو قالوا او واحدة لقال واحدة' ومن اذهب الله کریمتیه وجبت له الجنة قیل یا رسول الله وما کریمتاه؟ قال عیناه

(مشکوٰۃ : 'مسند احمد : مرویات ابن عباس)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے کسی یتیم کو اپنے ساتھ ملایا اور اپنے کھانے پینے میں اسے شریک کیا تو یقیناً اللہ نے اس کے لیے جنت واجب کر دی' الا یہ کہ وہ کوئی ایسا گناہ کرے جو قابل معافی نہ ہو۔ اور جس شخص نے تین لڑکیوں کو یا تین بہنوں کی سرپرستی کی اور انہیں تعلیم وتربیت دی اور ان کے ساتھ رحم کا سلوک کیا' یہاں تک کہ اللہ انہیں بے نیاز کر دے' تو ایسے شخص کے لیے اللہ نے جنت واجب کر دی' اس پر ایک آدمی نے کہا کہ اگر دو ہی ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو لڑکیوں کی سرپرستی پر بھی یہی اجر ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ ایک کے بارے میں پوچھتے تو آپ ﷺ ایک کے بارے میں بھی بشارت دیتے۔'' اور جس شخص سے اللہ نے اس کی دو بہتر چیزیں لے لیں تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔'' پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! دو بہتر چیزیں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی دو آنکھیں''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم :

۱۔ اس حدیث میں ایک بات یہ بیان ہوئی کہ اگر کسی شخص کی بیٹیاں ہی بیٹیاں ہوں تو اس کو ان کے ساتھ بد سلوکی کرنے کے بجائے ان کی پوری سرپرستی کرنی چاہیے۔ ان کو دینی تعلیم و تربیت سے آراستہ کرنا چاہیے اور ان کے ساتھ مہربانی اور لطف و کرم کا سلوک اس وقت تک کرنا چاہیے جب تک ان کی شادی نہ ہو جائے۔ جو شخص ایسا کرے گا نبی ﷺ اس کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔

۲۔ اسی طرح اس بھائی کا حکم بھی ہے جس کی چھوٹی چھوٹی بہنیں ہوں، اسے بھی اپنی ان بہنوں کو وبال جان نہ سمجھنا چاہیے بلکہ ان کا پورا خرچ برداشت کرنا چاہیے اور ان کو علم و دین داری کے زیور سے آراستہ کرنا چاہیے اور شادی ہونے تک رحمت کا سلوک کرتے رہنا چاہیے۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللهﷺ من كانت له انثى فلم يئد ها ولم يهنها ولم يؤثر ولده عليها يعني الذكور ادخله الله الجنة (ابو داؤد : کتاب الادب)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کے ہاں کوئی بچی پیدا ہوئی اور اس نے جاہلیت کے طریقہ پر زندہ دفن نہیں کیا اور نہ اس کو حقیر جانا اور نہ لڑکوں کو اس کے مقابلہ میں ترجیح دی، تو اللہ ایسے شخص کو جنت میں داخل کرے گا۔"

بیٹی آگ سے نجات کا ذریعہ ہے

عن عائشة رضى الله عنها قالت جائتنى امرأة ومعها ابنتان لها تسالنى فلم تجد عندى غير تمرة واحدة، فاعطيتها ايها، فقسمتها بين ابنتيها ولم تاكل منها، ثم قامت فخرجت فد خل النبىﷺ فحدثته فقال من ابتلى من هذه البنات بشئى فأحسن اليهن كن له ستراً من النار (مسلم: کتاب البر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ : "میرے پاس ایک عورت آئی' اس کے ساتھ دو بچیاں تھیں۔ وہ مجھ سے کچھ مانگنے کے لیے آئی تھی۔ اس وقت میرے پاس سوائے کھجور کے اور کچھ نہ تھا' وہی میں نے اسے دے دی۔ اس نے اس کھجور کو ان دونوں لڑکیوں میں تقسیم کر دیا اور خود کچھ نہ کھایا۔ پھر وہ اٹھی اور چلی گئی۔

اس کے بعد جب نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے اس عورت کا حال بیان کیا کہ باوجود بھوکی ہونے کے اس نے اپنے اوپر اپنی دو بچیوں کو ترجیح دی۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو ان بچیوں کے ذریعہ آزمائش میں ڈالا گیا' پھر اس نے ان بچیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بچیاں اس کے لیے جہنم سے پردہ بن جائیں گی۔"

مفہوم :

۱۔ یعنی جس شخص کو اللہ تعالی صرف لڑکیاں ہی دیتا ہے وہ بھی اللہ تعالی کا عطیہ ہیں اور اللہ دیکھنا چاہتا ہے کہ والدین ان بچیوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں' جو نہ انہیں کما کر دینے والی ہیں اور نہ خدمت کے لیے ان کے ساتھ ہمیشہ رہنے والی ہیں پھر بھی ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے تو یہ اپنے والدین کی بخشش کا سبب بنیں گی۔

۲۔ بد قسمتی سے آج بھی بیٹی کی پیدائش کو منحوس تصور کیا جاتا ہے اور اس پر ناک بھوں چڑھایا جاتا ہے لیکن یہ انتہائی جاہلانہ اور مشرکانہ تصور ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناشکری بھی ہے' اسلام کا تصور تو یہ ہے کہ لڑکی ہو یا لڑکا دونوں اللہ تعالی کا عطیہ ہیں۔

۳۔ نبی ﷺ نے بیٹیوں کی تربیت کرنے والے شخص کو جنت کی بشارت دی ہے۔

۴۔ لڑکی کو حقیر نہ جانئے نہ لڑکے کو اس پر کسی معاملہ میں ترجیح دیجئے۔ دونوں کے ساتھ یکساں محبت کا اظہار کیجئے اور یکساں سلوک کیجئے۔ مذکورہ حدیث میں برابری کا سلوک کرنے والے کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت کی بشارت دی گئی ہے۔

اولاد میں انصاف

عن النعمان بن بشير ان اباه اتى به رسول الله ﷺ فقال' انى نحلت ابنى هذا غلاما كان لى' فقال رسول الله ﷺ اكل ولدك نحلته مثل هذا؟ فقال لا' فقال رسول الله ﷺ فارجعه' وفى رواية فقال رسول الله ﷺ افعلت هذا بولدك كلهم؟ قال لا' قال اتقوا الله واعدلوا فى اولادكم' فرجع ابى فرد تلك الصدقة' وفى رواية قال فلا تشهدنى اذا' فانى لا اشهد على جور' وفى رواية قال ايسرك ان يكونوا اليك فى البر سواء؟ قال بلى' قال فلا اذا

(بخاری و مسلم: کتاب الهبة)

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میرے والد (بشیر رضی اللہ عنہ) مجھے لیے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک غلام میرے پاس تھا میں نے اس لڑکے کو بخش دیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: "کیا اپنے سب لڑکوں کو دیا ہے"؟ انہوں نے کہا: "نہیں" تب نبی ﷺ نے فرمایا کہ: "اس غلام کو تو واپس لے لے۔"

ایک دوسری روایت میں یہ ہے "کیا تو نے اپنے سب لڑکوں کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں" تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں برابری و مساوات کا معاملہ کرو۔" میرے باپ گھر آئے اور اس صدقہ (غلام) کو واپس لے لیا۔

ایک دوسری روایت میں یہ ہے۔ "آپ ﷺ نے فرمایا پھر تو مجھے گواہ مت بناؤ۔ میں ظلم کا گواہ نہیں ہوں گا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک تیسری روایت میں یہ ہے "آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ سب لڑکے تمہارے ساتھ اچھا سلوک کریں؟" میرے باپ نے کہا: "ہاں" آپ ﷺ نے فرمایا "پھر ایسا نہ کرو۔"

مفہوم:

۱۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام اولاد کے ساتھ برابری کا سلوک کرنا چاہیے ورنہ یہ ظلم ہوگا۔

۲۔ حدیث میں اس کی مصلحت اور حکمت یہ بیان کی گئی ہے کہ اگر برابری کا سلوک نہ کیا گیا تو ان کے دل آپس میں پھٹیں گے، اور جن بچوں کو نہیں دیا گیا ہے ان کے دل میں باپ کے خلاف نفرت پیدا ہوگی۔

اولاد پر خرچ کرنا

عن ام سلمة قالت قلنا: یا رسول الله ﷺ هل اجرلی فی بنی ابی سلمة ان انفق علیهم ولست بتارکتهم هکذا وهکذا انما هم بنی، فقال نعم لك اجر ما انفقت علیهم (مسلم: کتاب الزکوٰۃ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ: "میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ "کیا مجھے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے بیٹوں پر خرچ کرنے سے ثواب ملے گا؟ میں تو انہیں اس طرح محتاج اور دربدر مارے پھرنے کے لیے چھوڑ نہیں سکتی، وہ تو میرے ہی بیٹے ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا کہ "ہاں" جو کچھ تم ان پر خرچ کرو گی تمہیں اس کا اجر ملے گا۔"

مفہوم:

۱۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر کا نام ابو سلمہ رضی اللہ عنہ ہے۔ ان کے انتقال کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ام سلمہؓ نبی ﷺ کے نکاح میں آگئی تھیں' اس لیے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے ان کے جو بچے پیدا ہوئے تھے ان کے بارے میں پوچھا۔

۲۔ اسلام نے نیکی کا نہایت جامع تصور دیا ہے۔ یہ محض عبادات تک محدود نہیں ہے بلکہ زندگی کا کوئی شعبہ بھی ایسا نہیں ہے جو نیکی یا بدی سے خالی ہو۔

بہترین صدقہ بے سہارا بیٹی کی کفالت

عن سراقه بن مالك رضی الله عنه ان النبیﷺ قال: الا ادلكم علی افضل الصدقة' ابنتك مردودة الیك لیس لها كاسب غیرك (ابن ماجہ: کتاب الزکوٰۃ)

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "میں تمہیں بہترین صدقہ نہ بتاؤں؟ وہ تیری بیٹی ہے جو تیرے پاس لوٹا دی گئی ہے اور اس کو کوئی تیرے سوا کما کر کھلانے والا نہیں ہے۔"

مفہوم:

۱۔ یعنی ایسی بیٹی جس کی بدصورتی یا جسمانی نقص کی وجہ سے شادی نہیں ہوتی یا شادی کے بعد طلاق مل گئی ہے اور تمہارے سوا اس کو کھلانے پلانے والا نہیں ہے تو اس پر جو کچھ تم خرچ کرو گے وہ اللہ کی نگاہ میں بہترین صدقہ ہوگا۔

۲۔ عام طور پر اس طرح کی لڑکی جسے طلاق ہو گئی ہو یا بیوہ ہو چکی ہو یا کسی معقول عذر کی وجہ سے شادی نہ ہو سکی ہو، اس کی ذمہ داری والدین تک لینے کے لیے تیار نہیں ہوتے اور اسے بوجھ تصور کیا جاتا ہے۔ لیکن ایک اسلامی معاشرے میں اطاعت شعار اہل ایمان اس طرح کی بے سہارا بیٹیوں کی کفالت کو اپنا دینی اور اخلاقی فرض تصور کرتے ہیں اور نبی ﷺ نے انہیں بشارت دی ہے کہ یہ لڑکیاں قیامت کے دن جہنم کی آگ سے ڈھال بن جائیں گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ لڑکی کا حصہ دینے میں حیلے کرنا یا اسے اپنی مرضی کے مطابق کچھ دے دینا اہل ایمان کا کام نہیں ہے۔ ایسا کرنا خیانت بھی ہے اور اللہ کے دین کی توہین بھی ہے۔ اس لئے جو حصہ اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیا ہے وہ اسے پورا پورا ملنا چاہیے۔

یتیم کی کفالت

عن ابن سعد رضی الله عنه قال' قال رسول اللهﷺ: انا وكافل اليتيم له ولغيره فی الجنة هكذا' واشار بالسبابة والوسطی وفرج بينهما (بخاری : کتاب الادب)

حضرت ابن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں اور یتیم کا سرپرست نیز دوسرے محتاجوں کا سرپرست، ہم دونوں جنت میں اس طرح ہوں گے۔" یہ کہہ کر آپ ﷺ نے بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا اور ان دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔

مفہوم :

۱۔ یعنی یتیموں کی سرپرستی کرنے والے جنت میں نبی ﷺ کے قریب رہیں گے۔

۲۔ یہ بشارت صرف یتیم ہی کے سرپرست کے لیے نہیں بلکہ ہر اس شخص کے لیے ہے جو لاچار اور محتاج لوگوں کی سرپرستی کرتا ہے۔

بہترین اور بدترین گھر

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ خير بيت فی المسلمين بيت فيه يتيم يحسن اليه' وشر بيت فی المسلمين بيت فيه يتيم يساء اليه

(ابن ماجہ : کتاب الادب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مسلمانوں کے گھروں میں سے سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو' اور مسلمانوں کا سب سے بدتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔"

یتیم کی سرپرستی کے اخلاقی فوائد

عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رجلا شکا الی النبی ﷺ قسوة قلبه قال' امسح راس الیتیم واطعم المسکین (مسند احمد: مرویات ابو ھریرۃ)

"حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے اپنے قلب کی قساوت اور سختی کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "یتیم کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیر اور مسکینوں کو کھانا کھلا۔"

مفہوم:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی آدمی اپنی سنگدلی کا علاج کرنا چاہے تو عملاً شفقت و رحمت کا کام کرنا شروع کردے۔ ضرورت مند اور بے یار و مددگار لوگوں کی ضرورت پوری کرے اور ان کے کاموں میں ان کی مدد کرے تو اس کی یہ سنگدلی' رحم دلی سے بدل جائے گی۔

کمزوروں کے حقوق

عن خویلد بن عمرو رضی الله عنه قال ' قال رسول الله ﷺ اللهم انی احرج حق الضعیفین الیتیم والمرأة (ابن ماجہ: کتاب الادب)

حضرت خویلد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اے میرے اللہ! میں دو کمزور قسم کے لوگوں کے حق کو محترم قرار دیتا ہوں' یعنی یتیم اور بیوی کے حق کو۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم :

۱- نبی ﷺ کا یہ انداز کلام بڑا ہی موثر ہے جس کے ذریعہ سے آپ ﷺ نے لوگوں کو یہ ہدایت دی کہ یتیموں اور بیویوں کے حقوق کا احترام کریں۔

۲- اسلام سے پہلے کی عرب دنیا میں یہ دونوں افراد سب سے زیادہ مظلوم تھے۔ یتیموں کے ساتھ عام طور پر برا سلوک کیا جاتا اور ان کی حق تلفی کی جاتی۔ اسی طرح عورت کا بھی کوئی مقام نہ تھا۔

مال یتیم میں کفیل کا حق

عن ابی ھریرہؓ قال :ان رجلا اتی النبی ﷺ فقال' انی فقیر لیس لی شیء ولی یتیم فقال کل من مال یتیمك غیر مسرف ولا مبادر ولا متاثل

(سنن ابن ماجہ : کتاب الوصایا)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: ''میں محتاج ہوں' میرے پاس کچھ نہیں ہے اور میری سرپرستی میں ایک (صاحب جائیداد) یتیم ہے (تو کیا میں اس کے مال سے کھا سکتا ہوں) آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں تم اپنے یتیم کے مال سے کھا سکتے ہو بشرطیکہ اسراف نہ کرو اور جلدبازی سے کام نہ لو' اور نہ اپنی جائیداد بنانے کی فکر کرو۔''

مفہوم :

۱- اگر کسی یتیم کا سرپرست مالدار ہے تو اس کو قرآن کریم کی ہدایت کے مطابق کچھ نہ لینا چاہیے' لیکن اگر وہ غریب ہے اور یتیم صاحب جائیداد ہے تو یہ اس کے مال کی حفاظت کرے گا' اس کو بڑھانے کی کوشش کرے گا اور اس میں سے اپنا خرچ لے گا۔ لیکن اس کے لیے جائز نہیں کہ اس کے مال کو اس کے جوان ہونے سے پہلے جلدی جلدی ہضم کر جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲- وہ یتیم کے مال سے اپنی جائیداد نہیں بنا سکتا۔ خدا سے نہ ڈرنے والے بے ایمان لوگ یتیموں کے مال سے بڑی ہوشیاری کے ساتھ اپنی جائیداد بنا لیتے ہیں یا ان کے بڑے ہونے سے پہلے اس کی پوری جائیداد کو کھا پی کر ختم کر دیتے ہیں۔

۳- سورۂ نساء میں اللہ تعالیٰ نے یتیموں کے مال کے سلسلے میں یہی ہدایت دی ہے جو اس حدیث میں بیان ہوئی ہے۔

وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ (النساء ٤ : ٦)

"کبھی ایسا نہ کرنا کہ حدِ انصاف سے تجاوز کر کے اس خوف سے ان کے مال جلدی جلدی کھا جاؤ کہ وہ بڑے ہو کر اپنے حق کا مطالبہ کریں گے۔ یتیم کا جو سرپرست مالدار ہو وہ پرہیزگاری سے کام لے اور جو غریب ہو وہ معروف طریقہ سے کھائے۔"

اصل صلہ رحمی

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ: لیس الواصل بالمکافی' ولکن الواصل الذی اذا قطعت رحمہ وصلھا (بخاری : کتاب الادب)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "وہ شخص جو بدلہ میں رشتہ داری کا لحاظ کرتا ہے وہ مکمل درجہ کی صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے کمال درجہ کی صلہ رحمی یہ ہے کہ جب دوسرے رشتہ دار اس سے بے تعلقی اختیار کریں تو یہ ان کے ساتھ اپنا تعلق جوڑے اور ان کا حق دے۔"

مفہوم :

۱- مطلب یہ ہے کہ رشتہ داروں کے حسن سلوک کے جواب میں حسن سلوک کرنا کمال درجہ کا حسن سلوک نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا حقیقتاً وہ شخص ہے کہ رشتہ دار تو اس سے رشتہ کاٹ رہے ہوں اور وہ ان سے جڑنے کی کوشش کرتا ہو۔ وہ اس کا کوئی حق نہ ادا کریں لیکن یہ ان کے سارے حقوق ادا کرنے کے لیے تیار ہو۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جو کمال درجہ تقویٰ کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

برائی کے مقابلہ میں بھلائی

عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رجلا قال يا رسول اللهﷺ ان لی قرابة اصلهم ويقطعو ننی ' واحسن اليهم ويسيئون الی' واحلم عنهم ويجهلون علی' فقال لئن كنت كما قلت فكا نما تسفهم المل' ولا يزال معك من الله ظهير عليهم ما دمت علی ذالك (مسلم: کتاب البر والصلۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے نبی ﷺ سے کہا: "اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں، جن کے میں حقوق ادا کرتا ہوں اور وہ میرے حقوق ادا نہیں کرتے۔ میں ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ حلم و بردباری سے پیش آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت برتتے ہیں" آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر تو ایسا ہی ہے جیسا تو کہتا ہے تو گویا تو ان کے چہروں پر سیاہی پھیر رہا ہے اور اللہ ان کے مقابلہ میں ہمیشہ تیرا مددگار رہے گا جب تک تو اس حالت پر قائم رہے گا۔"

مفہوم:

۱۔ کمال درجہ کا حسن سلوک اور تقویٰ یہی ہے کہ محض اللہ کی رضا کے لیے رشتہ داروں سے حسن سلوک کیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴- اللہ کی تائید و نصرت ایسے شخص کی مددگار بنتی ہے جو اللہ کے حکم کی اطاعت کرتا ہے۔

عن انس رضی الله عنه قال: کان ابو طلحة اکثر الانصار بالمدينة مالا من نخل وکان احب امواله اليه بيرحاء وکانت مستقبلة المسجد وکان رسول اللهﷺ يد خلها ويشرب من مآء فيها طيب فلما نزلت هذه الاية لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ" وان احب مالی الی بيرحآء وانها صدقة لله تعالی ارجو برها وذخرها عند الله تعالی فضعها يا رسول الله حيث اراك الله فقال رسول اللهﷺ بخ ذلك مال رابح ذالك مال رابح وقد سمعت ماقلت وانی اری ان تجعلها فی الاقربين فقال ابوطلحلة افعل يا رسول الله فقسمها ابو طلحة فی اقاربه وبنی عمه' (بخاری' مسلم: کتاب الزکواة)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ انصار مدینہ میں کھجوروں کے باغات کے اعتبار سے بہت مالدار تھے اور انہیں اپنے مالوں میں سب سے زیادہ محبوب بیر حاء باغ تھا جو مسجد نبوی کے سامنے واقع تھا اور رسول اللہ ﷺ اس میں آیا جایا کرتے تھے اور اس کا پاکیزہ پانی پیا کرتے تھے۔ جس دن یہ آیت **لَن تَنَالُو البِرّ حتّٰی تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُونَ** ۔("تم نیکی (کے کمال) کو نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی وہ چیزیں (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو جنہیں تم عزیز رکھتے ہو۔" نازل ہوئی تو ابو طلحہؓ سول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ عرض کرنے لگے، یارسول اللہ! بے شک اللہ تعالٰی (یوں) فرمارہے ہیں کہ تم نیکی (کے کمال) کو نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی وہ چیزیں (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو جنہیں تم عزیز رکھتے ہو۔ اور میرا سب سے زیادہ محبوب مال بیر حاء ہے' اور بیشک وہ اللہ تعالٰی کے لیے (اب) صدقہ ہے۔ میں اللہ تعالٰی کے پاس اس کے ذخیرہ اور نیکی کا ذریعہ ہونے کی امید رکھتا ہوں۔ تو آپ جہاں مناسب خیال فرمائیں اسے تصرف میں لائیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا واہ! واہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

! کیا خوب! یہ تو بڑھنے والا مال ہے۔ یہ تو بڑھنے والا مال ہے اور میں نے تمہاری بات سن لی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ تم اسے رشتہ داروں میں تقسیم کردو تو مناسب رہے گا۔ ابو طلحہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ایسا ہی کروں گا۔ پھر انہوں نے اس باغ کو اپنے رشتہ داروں اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کردیا۔

مفہوم :

۱۔ احادیث سے صحابہ کرام کی دین اور اللہ اور اس کے رسول سے محبت کا اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہر چیز سے محبوب تھا اور اس کی خاطر وہ اپنی محبوب سے محبوب ترین چیز بھی قربان کرنے میں ذرہ برابر تامل نہیں کرتے تھے۔

۲۔ نبی ﷺ نے حضرت ابو طلحہؓ کو مشورہ دیا کہ اپنے عزیز واقارب میں یہ باغ تقسیم کردو تاکہ صدقہ کا ثواب بھی ملے اور صلہ رحمی کا بھی۔

اسلام میں صلہ رحمی کی اہمیت

عن انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ، ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیصل رحمہ، ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا اولیصمت (بخاری و مسلم : کتاب الایمان کتاب البر والصلۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا : جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو اسے اپنے مہمان کی تکریم وعزت افزائی کرنی چاہیے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو یا تو وہ بھلی بات کہے یا چپ رہے"۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ : ان اللہ تعالی خلق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الخلق حتی اذا فرغ منهم قامت الرحم فقالت: ھذا مقام العآئذ بك من القطیعة' قال: نعم اما ترضین ان اصل من وصلك و اقطع من قطعك؟ قالت: بلی قال: فذلك لك" ثم قال رسول اللهﷺ: اقرء وا ان شئتم: فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ(٢٢)أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَى أَبْصَارَهُمْ

(مسلم : کتاب البر والصلة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مخلوق کو پیدا کیا، جب ان کی پیدائش سے فارغ ہوئے تو رشتے کھڑے ہو کر عرض کرنے لگی کہ قطع رحمی سے پناہ مانگنے والے کا یہ مقام ہے؟ اللہ تعالی نے فرمایا: 'ہاں کیا تو اس پر راضی نہیں کہ میں اس سے جوڑوں جو تجھ سے جوڑے اور اس سے تعلق توڑلوں جو تجھ سے توڑے۔ رشتے داری نے کہا: کیوں نہیں'، رسول اللہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو سورہ محمد کی یہ آیت پڑھو۔ "**فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ(٢٢)أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَى أَبْصَارَهُمْ**". (آیت **٢٢**) ترجمہ "اب کیا تم لوگوں سے اس کے سوا کچھ اور توقع کی جا سکتی ہے کہ اگر تم الٹے منہ پھر گئے تو زمین میں پھر فساد برپا کرو گے اور آپس میں ایک دوسرے کے گلے کاٹو گے؟ یہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان کو اندھا بہرا بنا دیا۔"

مفہوم :

١ - مذکورہ حدیث میں صلہ رحمی کو ایمان کی نشانی قرار دیا گیا ہے۔

٢ - رشتہ داروں سے حسن سلوک اور تعلقات استوار رکھنے سے اللہ سے تعلق مضبوط ہوتا ہے اور ان سے تعلقات کمزور ہونے کے نتیجہ میں اللہ تعالی سے تعلق کمزور ہوتا ہے۔

٣ - مادیت نے ہم سے ہماری یہ بہترین اقدار چھین لی ہیں اور اسی کی سزا ہم بھگت رہے ہیں کہ ہر گھر جہنم کا منظر پیش کر رہا ہے۔ جب تک مسلمان اسلام کی معاشرتی تعلیمات پر عمل نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے' ان کے لیے سکون اور سعادت کا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے اور وہ اسی معاشرتی فساد کی آگ میں جلتے رہیں گے۔

عن انس رضی الله عنه ان رسول اللهﷺ قال: "من حب ان یبسط له فی رزقه و ینساله فی اثره فلیصل رحمه'" (مسلم: کتاب البر والصلۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جسے پسند ہو کہ اس کی روزی میں فراخی کی جائے اور اس کی عمر میں ترقی دی جائے تو چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔"

مفہوم:

۱۔ صلہ رحمی رزق اور عمر میں برکت کا باعث ہے۔

۲۔ اسلام پر عمل کرنے کے فوائد اور برکات اس دنیا میں بھی ملتے ہیں۔

عن عائشة رضی الله عنها عن رسول اللهﷺ قال: الرحم معلقة بالعرش تقول: من وصلنی وصله الله ومن قطعنی قطعه الله (مسلم: کتاب البر والصلۃ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رشتے داری عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی کہتی ہے: جو مجھ سے جوڑے اللہ اس کو جوڑے اور جو مجھ سے توڑے اللہ اس کو توڑے۔

عزیز و اقارب پر صدقہ کرنے کا دوہرا اجر ہے

عن زینب الثقفیة امراة عبدالله بن مسعود رضی الله عنه وعنها قالت: قال رسول اللهﷺ تصدقن یا معشر النسآء ولو من حلیکن" قالت: فرجعت الی عبدالله بن مسعود فقلت له: انك رجل خفیف ذات الید و ان رسول اللهﷺ قد امرنا بالصدقة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فأته فاساله فان كان ذلك يجزئ عني والا صرفتها الى غيركم فقال عبدالله: بل ائتيه انت فانطلقت فاذا امرأة من الانصار بباب رسول الله ﷺ حاجتي حاجتها وكان رسول الله ﷺ قد القيت عليه المهابة فخرج علينا بلال فقلنا له ائت رسول الله ﷺ فاخبره ان امراتين بالباب تسالانك: اتجزئ الصدقة عنهما على ازواجهما وعلى ايتام في حجور هما ولا تخبره من نحن فدخل بلال على رسول الله ﷺ فساله فقال له رسول الله ﷺ: "من هما ﷺ" قال: امرأة من الانصار وزينب فقال رسول الله ﷺ اى الزيانب هي؟ قال امرأة عبدالله فقال رسول الله ﷺ لهما اجران اجر القرابة واجر الصدقة (بخاری و مسلم: کتاب البر والصلۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! تم صدقہ کیا کرو اگرچہ اپنے زیورات میں سے ہو۔ فرماتی ہیں کہ میں عبداللہ بن مسعود کے پاس لوٹ کر گئی اور میں نے ان سے کہا کہ آپ تو نادار آدمی ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقے کا حکم دیا ہے تو آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر دریافت کریں کہ اگر وہ صدقہ آپ کو دینا کافی ہو تو بہتر ورنہ میں آپ کے علاوہ کسی دوسرے کو دے دوں۔ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا کہ بس تو ہی جا۔ تو میں چل کر آئی (تو دیکھتی کیا ہوں کہ) ایک انصاری عورت رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر موجود ہے۔ اس کی ضرورت میری ضرورت کے مانند تھی اور حالت یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ پر اس وقت عظمت و جلال چھایا ہوا تھا (ہم میں سے کسی کو اندر جانے کی جرات نہ ہوئی۔ اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر آئے تو ہم نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور بتاؤ کہ دو عورتیں دروازے پر موجود ہیں آپ سے ایک مسئلہ پوچھ رہی ہیں کہ کیا ہمارا صدقہ اپنے شوہروں پر اور جو ہماری پرورش میں یتیم ہیں ان پر شرعاً کافی ہو جائے گا۔ اور تم نبی ﷺ کو یہ نہ بتلانا کہ ہم کون ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس اندر گئے اور یہ مسئلہ پوچھا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ وہ دو عورتیں کون ہیں؟ حضرت بلالؓ نے بتلایا کہ حضرت ایک تو انصاری عورت ہے اور ایک زینبؓ ہے۔ آپؐ نے فرمایا کونسی زینبؓ؟ حضرت بلالؓ نے جواب دیا کہ حضرت ابن مسعودؓ کی بیوی تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ان کے لیے دو اجر ہیں، ایک اجر قرابت (رشتہ داری) کا اور ایک اجر صدقہ کا۔

عن ابی سفیان صخر بن حرب رضی اللہ عنہ فی حدیثه الطویل فی قصة هر قل ان هرقل قال لابی سفیان . فماذا یا مرکم به؟ یعنی النبی ﷺ قال قلت یقول: اعبدو الله وحده ولا تشرکوا به شیئا واترکوا ما یقول ابآئکم ویامرنا بالصلوة والصدق والعفاف والصلة (بخاری: کتاب الایمان، مسلم: کتاب البر والصلة)

حضرت ابو سفیان صخر بن حرب رضی اللہ عنہ سے شاہ ہر قل کے قصہ سے متعلق طویل حدیث میں مروی ہے کہ ہر قل نے ان سے پوچھا کہ وہ (نبی ﷺ) تمہیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے جواب دیا وہ فرماتے ہیں کہ "صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور وہ دین چھوڑ دو جو تمہارے آباؤ اجداد کہتے آئے اور وہ ہمیں نماز اور سچائی اور پاک دامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔

عن ابی هریرة رضی اللہ عنه قال: لما نزلت هذه الایة وانذر عشیرتك الا قربین" دعا رسول الله ﷺ قریشا فاجتمعوا فعم وخص وقال یا بنی کعب بن لؤی انقذوا انفسکم من النار یا بنی مرة بن کعب انقذوا انفسکم من النار ' یا بنی عبد شمس انقذو انفسکم من النار یا بنی عبد مناف انقذوا انفسکم من النار' یا بنی هاشم انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبدالمطلب انقذوا انفسکم من النار یا فاطمة انقذی نفسك من النار فانی لا املك لکم من الله شیئا غیر ان لکم رحما سابلها ببلالها

(مسلم: کتاب البر والصلة)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت **وَاَنذِر عَشِیرَتَکَ الاَ قرَبِینَ** (آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے) نازل ہوئی تو نبی ﷺ نے قریش کو بلایا تو عام وخاص ہر قسم کے لوگ اکٹھے ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا: "اے کعب بن لوی کی اولاد! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ، اے مرۃ بن کعب کے بیٹو! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ، اے اولاد عبد شمس! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ اے عبد مناف کی اولاد! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ، اے بنی ہاشم! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ، اے عبد المطلب کے بیٹو! اپنے آپ دوزخ سے بچاؤ۔ اے فاطمہ! اپنے آپ کو دوزخ سے بچا ۔بے شک میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، ہاں تم سے رشتہ داری ضرور ہے میں اس کا خیال کروں گا۔

مفہوم:

۱۔ نبی ﷺ کی شفاعت صرف اہل ایمان کے بارے میں ہوگی کافر اس سے محروم ہوں گے۔

۲۔ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر مسلم رشتہ داروں کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنا چاہیے۔

عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما عن النبیﷺ قال: الکبآئر الاشراك بالله' وعقوق الوالدین' وقتل النفس والیمین الغموس"(بخاری: کتاب الادب)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "کبیرہ گناہ یہ ہیں، اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور کسی جان کو ناحق قتل کرنا (خودکشی کرنا بھی اسی میں شامل ہے) اور جانتے بوجھتے ہوئے جھوٹی قسم کھانا۔"

عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله عنه ان رسول اللهﷺ قال من الکبآئر شتم الرجل والدیه! " قالوا یا رسول الله وهل یشتم الرجل والدیه؟ قال: نعم "یسب ابا الرجل فیسب اباه ویسب امه فیسب امة متفق علیة وفی روایة "ان من اکبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الکبآئر ان یلعن الرجل والدیه! قیل یا رسول الله کیف یلعن الرجل والدیه؟ قال: " یسب ابا الرجل فیسب اباه ویسب امه فیسب امه". (بخاری : کتاب الادب)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا بڑے گناہوں میں سے ہے۔ صحابہ کرام عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ! کیا کوئی آدمی اپنے والدین کو گالی دے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں! یہ کسی آدمی کے باپ کو گالی دے اور وہ (لوٹ کر) اس کے باپ کو گالی دے اور یہ کسی کی ماں کو گالی دے اور وہ اس کی ماں کو گالی دے (بخاری ومسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ بیشک کبائر میں سے بھی بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آدمی اپنے والدین کو کیسے لعنت کرے گا؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: یہ دوسرے آدمی کے باپ کو گالی دے تو وہ اسکے باپ کو اور یہ کسی کی ماں کو گالی دے اور وہ اس کی ماں کو گالی دے۔

عن ابی محمد جبیر بن مطعم رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال: لا یدخل الجنة قاطع " (مسلم: کتاب البر والصلة)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جنت میں قطع رحمی کرنے والا داخل نہ ہوگا۔"

مہمان نوازی ایمان کا تقاضا ہے

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من کان یؤمن بالله والیوم الاخر فلیکرم ضیفه (بخاری مسلم : کتاب الادب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: "جو لوگ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں انہیں چاہیے کہ اپنے مہمانوں کی خاطر داری کریں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہمان نوازی کی مدت

عن خویلد بن عمرو ان رسول اللہ ﷺ قال من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفه' جائزته یوم ولیلة' والضیافة ثلثة ایام فما بعد ذالك فهو له صدقة' ولا یحل له ان یثوی عنده حتی یحرجه (بخاری و مسلم : کتاب الادب)

خویلد بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جو لوگ اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں انہیں چاہیے کہ اپنے مہمان کی خاطر تواضع کریں۔ "پہلا دن انعام وعطیہ کا دن ہے جس میں مہمان کو عمدہ سے عمدہ کھانا کھلانا چاہیے اور مہمانی تین دن تک ہے (یعنی دوسرے اور تیسرے دن اس کی مہمانی میں تکلف کرنا اخلاقا ضروری نہیں) اس کے بعد جو کچھ وہ کرے گا وہ اس کے لیے صدقہ ہوگا۔ اور مہمان کے لیے درست نہیں ہے کہ اپنے میزبان کے پاس ٹھہرا رہے یہاں تک کہ اس کو تنگی اور پریشانی میں مبتلا کردے۔"

مفہوم :

۱ - اس حدیث میں میزبان اور مہمان دونوں کو ہدایات دی گئی ہیں، میزبان کو اس بات کی وہ اپنے مہمان کی خاطر تواضع کرے۔ خاطر تواضع کرنے کا مطلب صرف کھلا پلا دینا نہیں ہے بلکہ ہنس کر بولنا' خندہ پیشانی سے پیش آنا سبھی کچھ مراد ہے۔ اور مہمان کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ جب کسی کے یہاں بطور مہمان کے جائے تو وہیں دھرنا مار کر بیٹھ نہ جائے کہ اس سے میزبان پریشانی میں مبتلا ہو جائے۔

۲ - مسلم کی ایک روایت اس حدیث کی اچھی تشریح کرتی ہے' جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ "کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کے پاس قیام کرے یہاں تک کہ اس کو پریشانی میں مبتلا کردے' لوگوں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کس طرح اس کو پریشانی میں مبتلا کردے گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا : اس طرح کہ یہ وہیں اس کے پاس ٹھیرا رہے اور اس کے پاس میزبانی کے لیے کچھ نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصادر و مراجع (یونٹ نمبر ۱۸)

۱۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دار الفکر، بیروت

۲۔ عمرپوری، عبدالغفار حسن، انتخاب حدیث، اسلامک پبلی کیشنز، ۱۹۹۷ء

۳۔ مسلم، مسلم بن حجاج، دار الحدیث قاہرہ ۱۹۹۱ء

۴۔ ندوی، جلیل احسن، راہ عمل، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور

۵۔ ندوی، جلیل احسن، زاد راہ، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور

۶۔ نعمانی، مولانا محمد منظور، معارف الحدیث، دار الاشاعت، کراچی

۷۔ نووی، محی الدین، ابو زکریا بن شرف، ریاض الصالحین، مکتبہ مدنیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ